



## سوال

دینی اور دنیاوی بدعت اور اس کی وضاحت

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بدعت کی کتنی قسمیں ہیں؟ کیا ہر بدعت گمراہی ہے؟ اگر یہی بات ہے تو قرآن مجید میں زبردست پیش اور نطقے لگانا سبھی بدعت ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں قرآن مجید صفحات پر لکھا جاتا تھا اور اس میں اس طرح حرکات نہیں ہوتی تھیں جس طرح آج ہمیں نظر آتی ہیں۔ کیا یہ حرکات لگانا بدعت ہے؟ اور کیا یہ گمراہی والی بدعت ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بدعت کی دو قسمیں ہیں: دینی بدعت اور دنیاوی بدعت۔ دنیاوی بدت کی مثال نئی نئی وجود میں آنے والی صنعتیں اور ایجادات ہیں، ان میں اصل جواز ہے۔ ممنوع صرف وہی ہوگی جس کے منع کے لیے شرعی دلیل آجائے۔

دینی بدعت میں ہر وہ چیز شامل ہے جو اللہ تعالیٰ کی ناکردہ شریعت کی طرح دین میں نئی مثالیہ آوازل کر اللہ کا ذکر کرنا، موالد (میلا وغیرہ) کی بدعتیں (رسم چلم)، قبر پر میت کے لیے قرآن پڑھنے کی بدعت اور اس طرح کی بے شمار بدعتیں۔ ان دینی بدعات کو مختلف اقسام میں تقسیم نہیں کیا جاسکتا بلکہ ہر بدعت گمراہی ہے۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((من أحدث فی أمرنا فلیس منہ فوزاً))

”جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نیا کام نکالا جو (اصل میں) اس میں شامل نہیں وہ ناقابل قبول ہے۔“

یہ حدیث بخاری اور مسلم نے روایت کی ہے۔ ایک روایت میں یہ لفظ ہیں:

((من عمل عملنا علیہ فلیس منہ فوزاً))

”جس نے ایسا عمل کیا جس پر ہمارا امر (دین) نہیں تو وہ مردود ہے۔“

اسے مسلم نے روایت کیا۔ عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ ہمیں ایک پرائیوٹ فرمایا: جس سے دلوں میں خوف پیدا ہو گیا اور آنکھیں اشک بار ہو گئیں۔ ہم نے عرض کی: ”یا رسول ﷺ! یہ تو ایسی نصیحت ہے جیسے کوئی الوداع کہتے ہوئے نصیحت کیا کرتا ہے، تو آپ ہمیں (کوئی خاص واہم) وصیت فرمائے۔“



تب نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(أَوْصِيْتُ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالطَّاعَةِ وَإِن كَانَ عَبْدًا حَسْبِي وَإِنَّ مِنْ لَيْسَ مَعْتَمِدٌ فَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا فَهَلِّمْ بِنُتْقِي وَنَزِّهْ تَحْفَاءَ الرَّاشِدِينَ عَضُوا عَلِيمًا بِأَنْوَاعِ دِيَانَتِكُمْ وَتَحَفَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّ هَلَّ بِدَعْوَةِ ضَلَالَةٍ))

”میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی اور سن کر حکم ماننے کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ تم پر کوئی حبشی غلام ہی حاکم بن جتاے اور میرے بعد جو شخص زندہ رہے گا وہ بہت سے اختلافات دیکھے گا، (اس وقت) تم میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت پر عمل کرنا، اسے داڑھوں کے ساتھ (مضبوطی سے) پکڑنا اور نئے نئے کاموں سے بچنا، کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے۔“

یہ حدیث احمد، ابوالود، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے۔

قرآن مجید پر نقطے اور حرکات لگانا بدعت نہیں اگرچہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں یہ چیز موجود نہیں تھی کیونکہ یہ چیز مصالح مرسلہ میں سے ہے۔ قرآن مجید کی حفاظت کے لیے شریعت میں جو عمومی احکام پائے جاتے ہیں، ان میں یہ بھی شامل ہے۔ آپ امام شاطبی کی کتاب ”الاعتصام“ کا مطالعہ کریں۔ انہوں نے اس موضوع کا حق ادا کر دیا ہے۔  
حد ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ دارالسلام

ج 1

محدث فتویٰ